



Scan for download

الخیر الساری فی تشریحات البخاری: ایک مطالعہ

A Study of *Al-Khair Al-Sarī fī Tashrīḥāt Il Bukharī*

Wajid Mahmood
Doctoral Candidate
Department of Islamic Learning
University of Karachi, Karachi

Dr. Hafiz Iftikhar Ahmed
Chairman
Department of Islamic Studies
The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur

ABSTRACT

Al-Jami' Al-Ṣaḥiḥ by Imām Muhammad bin Ismā'il Al-Bukharī is a book in ḥadith sciences that is considered to be the most authentic book after the Holy Qur'ān. Due to the importance of the book, there are countless commentaries written by the prominent Muslim scholars around the world in different languages. In the sub-continent many commentaries have been written by various eminent Muslim scholars and experts of the ḥadith sciences. In Pakistan, one of the most famous commentaries is Al-Khair Al-Sarī Fī Tashrīḥāt Il-Bukharī, written by Mawlānā Muhammad Siddique in Urdu language. He is considered as an expert in ḥadith sciences. This book is based on the lectures delived by him in Khair Al-Madāris Multan, Pakistan. The paper discusses some aspects of commentator's life and his services in the field of ḥadith sciences. It also elaborates the methodology of Mawlānā Muhammad Siddique in the commentary of Aḥadith. This paper highlights the different principles used by the author īn the book.

Keywords: *Al-Jami' Al-Ṣaḥiḥ, Al-Bukharī, Ḥadith, Al-Khair Al-Sarī Fī Tashrīḥāt Il-Bukharī.*



غیر اسلامی نظریات کے تدارک اور عوام کی اصلاح کے لیے انبیاء کے بعد ہر دور میں ایسی ہستیوں کو مامور کیا گیا جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ظلمت و گمراہی کی گرد کو ہٹایا لوگوں کی اصلاح کی اور اسلامی تعلیمات کے تشخص کو برقرار رکھا۔ پاکستان کو معرضِ وجود میں آنے کے بعد اندرونی در پیش مسائل (تعلیمی طبقاتی امتیاز اسلامی قوانین کا نفاذ اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی و معاشی مسائل) کے علاوہ عالمِ اسلام جو کہ مختلف ریاستوں میں بٹا ہوا تھا ان میں اتحاد واتفاق کا فقدان اور مذہبی ولسانی فرقہ وارانہ اختلاف عام تھے۔ ان ناگفتہ بہ حالات اور در پیش مسائل میں اُمت کی رہنمائی اور اصلاح احوال کے عظیم فریضے کو جن ہستیوں نے سرانجام دیا اُن میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب کی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی تمام زندگی اللہ کے دین کی تبلیغ واشاعت کے لیے وقف کی۔ آپ کی زندگی کا نصب العین اپنی تدریس وتحریر کے ذریعے اُمتِ مسلمہ، بالخصوص پاکستان کے عوام میں اتحاد واتفاق، شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ فرقہ واریت کے خاتمے، غیر اسلامی افکار کے تدارک اور اصلاحِ نفس (احکام الٰہی کی پابندی اور اطاعتِ رسول کی تلقین) کی دعوت و تبلیغ تھا۔

زیر نظر مقالہ کو دو اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ مولانا کا مختصر تعارف

2۔ الخیر الساری فی تشریحات البخاری۔ ایک مطالعہ

مولانا محمد صدیق صاحب کا مختصر تعارف

اپنی پیدائش کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث رقمطراز ہیں:

''میری پیدائش 1335ھ بمطابق 1926ء ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک دیہات چک نمبر 251 میں ہوئی۔''[1]

سکول کی تعلیم مڈل تک اپنے علاقے میں حاصل کرنے کے بعد اپنے گاؤں کی مسجد میں مولانا عبدالمجید مظاہری سے فارسی سے لیکر المختصر القدوری تک کتابیں پڑھیں ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد مولانا محمد صدیق کو مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ خیر المدارس جالندھر بھیج دیا گیا جس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

> ''پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد جامعہ خیر المدارس کو جالندھر انڈیا سے ملتان پاکستان منتقل کر دیا گیا جہاں آپ نے 1948ء دورہ حدیث شریف کیا اور تعلیم مکمل کیں۔''[2]

فراغت کے بعد اپنے مادر علمی جامعہ خیر المدارس ملتان میں ہی پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

بخاری جلد اوّل پڑھانے کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ''مکمل بخاری شریف کا سبق علامہ محمد شریف صاحب کشمیری مرحوم نے وفات سے قبل ہی 1408ھ میں میرے ذمہ لگا دیا تھا تقسیم اسباق کے موقعہ پر بعض اساتذہ نے کچھ حصہ کی خواہش کا اظہار کیا تو اساتذہ کے سامنے فرمایا محمد صدیق حیاً و میّتاً میرا ساتھی ہے بخاری اس کے پاس رہنے دو۔ اس کے بعد سے اب تک الحمد للہ بخاری شریف کے طلباء کی خدمت جاری وساری ہے۔''[3]

الحاصل آپ نے صحیح بخاری جلد اوّل 30 سال اور جلد دوم 22 سال پڑھائی اور مجموعی طور پر آپ کو بخاری شریف پڑھانے کا 38 سال شرف حاصل رہا اور جامعہ خیر المدارس میں پڑھانے کا آپ کا زمانہ 69 سال پر محیط ہے۔ اس زمانہ میں آپ کے پاس بخاری شریف پڑھنے والوں کی تعداد جامعہ خیر المدارس کے دفتر تعلیمات کے ریکارڈ کے مطابق 2640 ہے۔ جس کی فہرست 91 صفحات پر مشتمل ہے۔

سفرِ آخرت

آپ کی عمر تقریباً 90 برس تھی۔ ضعف و علالت کا سلسلہ چل رہا تھا وفات سے تین روز قبل آپ کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرایا گیا جہاں آپ 9؍ جمادی الاولیٰ 1437ھ بمطابق 18 فروری 2016ء جمعرات کی صبح تقریباً 8 بجے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قلعہ قاسم باغ میں آپ کی نمازِ جنازہ ورثاء کی درخواست پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری (ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے پڑھائی۔ آپ کو جامعہ خیر المدارس سے آدھا کلو میٹر دور مشرق کی جانب منظور آباد قبرستان میں اکابر علماء کرام کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔[4]

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کا تعارف

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے ہزاروں شاگرد، نیک اولاد اور اور پنی اصلاحی تحریریں بطور صدقہ جاریہ چھوڑیں۔ آپ کی تحریری خدمات میں سب سے نمایاں آپ کی صحیح بخاری کی شرح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ہے جو آپ کے دروس بخاری کا مجموعہ ہے۔ جسے مصادرِ اصلیہ کی طرف رجوع کرنے اور ترمیم و اضافہ کے بعد شائع کیا گیا۔

الخیر الساری کی وجہ تالیف

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے مولانا میمون احمد جالندھری رقمطراز ہیں:

''حضرت شیخ الحدیث نے عرصہ دراز بخاری شریف پڑھائی، بے شمار طلبہ نے فیض حاصل کیا، بہت سے طلبہ نے دوران درس ملفوظات اور درسی تقریر نقل کرنے کی سعادت حاصل کی، مولوی محمد ارشد سلمہ اللہ (حال مدرس مدرسہ عربیہ رائیونڈ) جو شوال المکرم 1409ھ میں مدرسہ عربیہ رائیونڈ سے درجہ موقوف علیہ پڑھ کر دورہ حدیث کے لیے جامعہ خیر المدارس ملتان حاضر ہوئے، موصوف انتہائی محنتی طالب علم تھے انہوں نے بھی ہمت کر کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے دروس بخاری کو قلمبند کرنا شروع کیا یوں تین ضخیم جلدیں تیار ہو گئیں سال کے اختتام پر یہ طالب علم قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو دے گئے۔ طلبہ اس کی نقل کروا لیتے تھے، ایک مرتبہ ایک ساتھی نے حضرت رحمہ اللہ کو بتلایا کہ کاپی نقل کر کہ نظام الدین دہلی حضرت مولانا زبیر الحسن صاحب کو بھیجی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ مجھے تشویش ہوئی کہ ایک تو میں کم علم ہوں اور دوسرا کتابت کی غلطیاں نشر ہو رہی ہیں، ان کو صاف کرنا چاہیے، حضرت نے وقتاً فوقتاً اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا، لیکن مستقل طور پر کسی نے اس کی حامی نہ بھری، تاآنکہ مولانا خورشید احمد جامعہ خیر المدارس میں مدرس بن کر تشریف لائے اور بعد میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگے، تو حضرت نے اپنی خواہش کا اظہار ان سے بھی فرمایا تو انہوں نے سعادت سمجھتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھالیا اور محنت شروع کر دی۔''[5]

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کے مسودہ کی تیاری کے مراحل

مولانا میمون احمد مسودہ کی تیاری کے مراحل کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

مولانا خورشید صاحب (مدرس جامعہ خیر المدارس) نے مولانا خیر محمد جالندھری کی درسی تقریر جو کہ حضرت والد ماجد نے دوران درس قلمبند کی تھی اور والد صاحب کی درسی تقریر جو کہ مولوی ارشد صاحب نے قلمبند کی تھی کو مدار بنایا اور نئے سرے سے مرتب کرنا شروع کیا، جب کتاب العلم تک مسودہ مکمل ہوا تو اس کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی حضرت! اب یہ چھپنے کے قابل ہو چکی ہے، حضرت نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں تو کمزور اور بیمار ہوں، مجھ سے تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔ پھر اس کی نظر ثانی فرمائی اور اس کے بعد اس مسودہ کو حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری صاحب اور مولانا شیر محمد صاحب کے سامنے پیش کیا کہ اس پر ناقدانہ نظر کریں اور مفید مشوروں سے نوازیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو نکال دیں۔ حضرت مولانا یحیٰ صاحب نے اس جلد کو کمپوز کیا اور یوں یہ جلد مکتبہ امدادیہ ملتان کے تعاون سے چھپی، اس کے بعد دو جلدیں اور اس انداز میں چھپیں، لیکن اس کے بعد وہ مقام آگیا کہ ہر ہر حدیث کی شرح نہیں تھی تو حضرت نے مستقل وقت متعین کر کہ شروح متداولہ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے اس شرح کو لکھوانا شروع کیا۔ چوتھی جلد کتاب الجہاد کا مسودہ جامعہ خیر المدارس کے فاضل مولانا احسان الحق کو لکھوایا اور یہ جلد ابھی کمپوز ہو رہی تھی کہ مولوی اختر رسول صاحب نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چنانچہ خدمت کے ساتھ ساتھ الخیر الساری کی تسوید اور کمپوزنگ کا کام ان کے سپرد ہوا انہوں نے گیارہ سال حضرت شیخ الحدیث خدمت بھی کی اور الخیر الساری کی کتابت اور کمپوزنگ بھی۔ اب تک اس کی دس جلدیں چھپ چکیں تھیں کہ داعی اجل کا پیغام آگیا، گیارہویں جلد کا مسودہ تیار تھا وہ اب چھپ چکی ہے اور بارہویں جلد کا مسودہ لکھا گیا ہے اس پر بھی مزید کام جاری ہے۔[6]

الخیر الساری ایک نظر میں

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی 11 جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کا تفصیلی تعارف درج ذیل ہے:

جلد اوّل کا تعارف

جلد اول 496 صفحات پر مشتمل ہے، اس کی اشاعت اول 2002ء میں ہوئی۔ اس جلد کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پہلا حصہ میں 75 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم مقدمہ ہے، دوسرے حصے میں صحیح بخاری باب بدء الوحی سے کتاب العلم تک کے 95 ابواب کی 135 احادیث کی تشریح کی گئی ہے۔

مقدمہ میں اولاً علم حدیث کی تعریفات، حدیث، خبر، اور اثر کے درمیان فرق کو بیان کیا ہے اس کے بعد علم حدیث کا موضوع، وجہ تسمیہ، ضرورتِ علم حدیث اور فضائلِ علم حدیث کو بیان کیا ہے، اس کے بعد حجیت حدیث کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے 16 عنوانات کے تحت 31 دلائل حجیت حدیث پر نقل کئے ہیں، بعدہ حفاظت حدیث کے موضوع کو تفصیل کیساتھ بیان کرتے ہوئے احادیث، اقوال صحابہ، اور اقوال محدثین کو ذکر کیا ہے نیز کتابت کی صورتین بھی بیان کی ہیں اور کتابت حدیث کے ثبوت پر 13 حدیثیں دلیل کے طور پر پیش کی ہیں۔ اور حدیث اور تاریخ میں فرق بیان کرتے حدیث کی 9 وجوہ امتیاز بیان کر کہ یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے جب حدیث کو ان وجوہ کی بناء پر برتری حاصل ہے تو کیا وجہ ہے کہ تاریخ کو تو مانا جائے اور حدیث کو نہ مانا جائے۔ اس کے بعد منکرین حدیث کے 10 شبہات اور ان کے جوابات دیے ہیں۔

اس کے بعد صحیح بخاری کے تعارف کے ضمن میں کتب احادیث کی اقسام اور ان کی تعریفات اور صحاح ستہ کی شرائط نقل کی ہیں۔ بعد ازاں

محدثین کی اقسام، اصطلاحات حدیث، آداب علم حدیث، مراتب صحاح ستہ، اقسام محدثین، مقاصد صحاح ستہ کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد امام بخاری کے حالات پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ امام بخاری نے 1008 (ایک ہزار آٹھ) اساتذہ سے علم حاصل کیا اور علامہ ابن حجر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد 90000 (نوے ہزار) ہے۔ اس کے بعد صحیح بخاری کی وجہ تالیف بیان کی، نیز احادیث بخاری کی تعداد بیان کی ہے۔ اس کے بعد 22 ثلاثیات بخاری نقل کرتے ہوئے حدیث کے راوی کا نام اور صفحہ نمبر نقل کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امام بخاری کی 22 ثلاثیات میں سے بیس میں اساتذہ کرام حنفی ہیں اس کے بعد قال بعض الناس، نسخ البخاری، شروح بخاری اور برصغیر میں علم حدیث کی اشاعت پر روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں سند حدیث پر بحث کرتے ہوئے اپنا سلسلہ سند بیان کیا ہے۔

صفحہ 103 سے اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے باب بدء الوحی میں پہلی حدیث مبارکہ بیان کرنے کے بعد بخاری شریف کے تراجم کی اقسام بیان کی ہیں اس کے بعد وحی کا لغوی اصطلاحی معنی، وحی کی اقسام، ضرورت وحی، صداقت وحی، حفاظت وحی، عظمت وحی اور اعجاز وحی کو بیان کیا ہے، نیز آگے چل کر تعلیقات بخاری کا حکم بھی بیان کیا ہے، کتاب الایمان میں ایمان میں کمی زیادتی کی بحث کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے مختلف فرقوں کے مذاہب ان کے دلائل اور انکے جوابات کو ذکر کیا ہے، مسئلہ عصمت انبیاء، مسئلہ مشاجرات صحابہ کو اس جلد میں خصوصیت کے ساتھ بیان کیا ہے، اور آخر میں کتاب العلم میں علم کا لغوی اصطلاحی معنی علم کی اقسام، اور روح کے بارے میں متکلمین اور فلاسفہ کا مذہب اور دلائل بیان کیے ہیں۔

جلد دوم کا تعارف

دوسری جلد 472 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں 146 ابواب کی 204 احادیث کی تشریح کی گئی ہے، اس جلد کی اشاعت اول 2003ء میں ہوئی۔ اس جلد کی ابتداء کتاب الوضوء سے ہوتی ہے اور اختتام کتاب التیمم پر ہوتا ہے، کتاب الوضوء میں اقسام طہارت، مسئلہ فاقد الطہورین، مسئلہ تسمیۃ عند الوضوء، صاع کی تفصیل اور مسح علی الخفین کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب الغسل میں غسل کا مسنون طریقہ، مسئلہ موالات، مسئلہ تعدد ازواج کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بعد ازاں غسل کے اہم مسائل کو بیان کیا ہے۔ آگے چل کر کتاب الحیض میں حیض، نفاس، استحاضہ کا لغوی اصطلاحی معنی، اقسام استحاضہ اور حیض اور نفاس کی مدت میں اختلاف ائمہ مع الدلائل بیان کیا ہے آخر میں وضوا و تیمم کا کالغوی اصطلاحی معنی، فقدان ماء کی صورتیں اور تیمم کے دیگر مسائل کو بیان کیا ہے۔

جلد سوم کا تعارف

یہ جلد 541 صفحات پر مشتمل ہے، اس جلد میں 149 ابواب کی 234 احادیث کی تشریح کی گئی ہے یہ جلد پہلی مرتبہ 2005ء میں طبع ہوئی، اس جلد کا آغاز کتاب الصلوۃ سے اور اختتام باب السمر مع الاہل والضیف پر ہوتا ہے،، آغاز میں صلوۃ کا لغوی اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد سفر معراج کو بیان کیا گیا ہے نیز یہ بتایا گیا کہ معراج جسمانی تھی یا روحانی تھی یا منامی؟ اس کے بعد شق صدر کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد قصر کے مسائل قصر عزیمت ہے یا رخصت، قصر کی اقسام، نیز کشتی اور بحری جہاز میں نماز میں پڑھنے کا حکم، استقبال قبلہ کے مسائل، نوافل کی جماعت کا حکم، سترہ کے مسائل جمعہ فی القری، اوقات الصلوۃ، قضاء نمازوں کے احکام اور اس کے علاوہ نماز کے دیگر مسائل پر احادیث کی روشنی میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

جلد چہارم کا تعارف

یہ جلد542 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں 241 ابواب کی378 احادیث کی تشریح کی گئی ہے پہلی مرتبہ 2007ء میں طبع ہوئی،اس کا آغاز کتاب الجہاد سے اور اختتام باب اثم الغادر البر والفاجر پر ہوتا ہے، شروع میں جہاد کا لغوی اصلاحی معنی، جہاد کے فضائل، جہاد کی اقسام، جہاد کی شرعی حیثیت کہ جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ کو بیان کیا ہے۔اس کے بعد تاریخ فرضیت جہاد، شہید کی اقسام، شہید کا شرعی حکم اور اس کے علاوہ غزوہ بدر اور دیگر غزوات کو تفصیل سے بیان کیا ہے،اس کے علاوہ جاسوس کی اقسام اور ان کا حکم،دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم،مال غنیمت اور مال فئی کا حکم اور ان کے مصارف کو بیان کیا ہے۔

جلد پنجم کا تعارف

یہ جلد478 صفحات پر مشتمل ہے اس میں 55 ابواب کی182 احادیث کی تشریح کی گئی ہے اس جلد کی اشاعت اول2009ء میں ہوئی۔اس جلد کا آغاز کتاب بدء الخلق سے اور اختتام باب حدیث الغار پر ہوتا ہے، شروع میں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں، ستاروں، سورج، چاند کی تخلیق اور قرب قیامت ان کے لپیٹ لیے جانے اور چاند گرہن کے متعلق احادیث کی تشریح اور صلوۃ الخسوف پڑھنے کا طریقہ پیش کیا گیا ہے،اس کے بعد ہواؤں کی تخلیق اور ان کی اقسام بیان کی ہیں۔اس کے بعد ملائکہ کی تخلیق کے متعلق احادیث کی تشریح پیش کرنے کے بعد مسئلہ رؤیت باری تعالیٰ کے مسئلے کو بیان کیا ہے، بعد ازاں جنت جہنم کی تخلیق ان کے دروازوں کے نام اور ان کی صفات جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابات کا ذکر کیا ہے،اس کے بعد ابلیس اور اس کے لشکر کی صفات وحالات کو بیان کیا ہے اس کے بعد کتاب التفسیر از ابتداء تا سورہ کہف آیات کی تفسیر کو بیان کیا گیا ہے۔

جلد ششم کا تعارف

یہ جلد 520 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں 113 ابواب کی426 احادیث کی تشریح کی گئی ہے۔اس جلد کی اشاعت اول 2009ء میں ہوئی۔اس جلد میں کتاب المناقب کی احادیث کی تشریح وتخریج کی کی گئی ہے۔اولا قریش کے مناقب،قریش کی وجہ تسمیہ،عرب کی اقسام،آنحضرت ﷺ کے اسمائے گرامی ذکر کرنے کے بعد آپ ﷺ کی ختم نبوت پر تفصیل سے دلائل کی روشنی میں بحث کی گئی ہے،اس کے بعد وفاۃ النبی ﷺ کنیۃ النبی ﷺ نبی کریم ﷺ کی مہر نبوت اور نبی کریم ﷺ کے شمائل وخصائل پر احادیث بخاری کی تشریح کی گئی ہے۔ صفحہ نمبر 177 سے فضائل اصحاب النبی ﷺ کو بیان کیا گیا ہے، جس میں اولا خلفاء راشدین پھر آنحضرت ﷺ کے اعمام دیگر عزیز واقربہ،داماد و دیگر صحابہ کرام بنات النبی،ازواج النبی خصوصا حضرت عائشہ صدیقہ کے فضائل اور ان کے نکاح اور رخصتی،انصار کے فضائل ومناقب، مدینہ کی طرف ہجرت، غار ثور میں قیام، مسجد قباء کی بنیاد، مدینہ میں آنحضرت ﷺ اور مہاجرین کا داخل ہونا اور انصار کا استقبال کرنا اور آخر میں حضرت سلمان فارسی کے اسلام لانے کے واقعہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

جلد ہفتم کا تعارف

یہ جلد543 صفحات 179ابواب کی211 احادیث کی تشریح پر مشتمل ہے پہلی مرتبہ اس جلد کی اشاعت 2011ء میں ہوئی،اس جلد میں کتاب التفسیر از ابتداء تا سورۃ ابراہیم کی احادیث کی تشریح کی گئی ہے، صحیح بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں پانچ سو اڑتالیس مرفوع احادیث مبارکہ ہیں

جن میں سے 465 موصولات ہیں اور ان کے علاوہ تعلیقات ہیں ایک سو احادیث مبارکہ پہلی بار آئی ہیں جب کہ 448 مکررات ہیں۔ امام بخاری کتاب التفسیر میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے 580 آثار لائے ہیں۔ کتاب التفسیر میں پائے جانے والے ذخیرہ احادیث میں سے 66 حدیثیں متفق علیھا ہیں یعنی امام بخاری کی طرح امام مسلم نے بھی ان کی تخریج فرمائی ہے۔ شروع میں امام بخاری کے اصول تفسیر، کتاب التفسیر للبخاری کا تفاسیر میں مرتبہ و مقام، تفسیر کا لغوی اصطلاحی معنی، موضوع، غرض وغایت، تفسیر اور تاویل میں فرق، مآخذ تفسیر، تفسیر کی اقسام، جمع قرآن کے ادوار، مفسرین صحابہ کرام، مفسرین تابعین، عام مشہور مفسرین اور مشہور تفاسیر کا تعارف کرانے بعد سورۃ فاتحہ سے تفسیر شروع کی گئی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے امام بخاری کی کتاب التفسیر پر جامع تبصرہ کیا ہے۔

جلد ہشتم کا تعارف

یہ جلد 616 صفحات، 198 ابواب، 277 احادیث پر مشتمل ہے، ''الخیر الساری'' کی ساتویں جلد کتاب التفسیر سے متعلق تھی جو سورۃ فاتحہ سے سورۃ ابراہیم کے اختتام تک کی تشریحات پر مشتمل تھی گویا وہ امام بخاری کی کتاب التفسیر کی جلد اول تھی اب اس کی دوسری کڑی سورۃ حجر سے ختم قرآن کریم تک ہے۔ اس حصے میں بھی حسب سابق امام بخاری کی ذکر کردہ آیات کی مختلف تفاسیر، شان نزول اور مفردات کی تشریح وغیرہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

جلد نہم کا تعارف

یہ جلد 488 صفحات 229 ابواب، 375 احادیث کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں کتاب ابواب فضائل القرآن کتاب انکاح، کتاب الطلاق اور کتاب النفقات کی 22 احادیث کی تشریح کی گئی ہے، پہلی مرتبہ اس جلد کی اشاعت 2012ء میں ہوئی۔ کتاب ابواب فضائل القرآن میں معجزہ اور سحر میں فرق، بوسیدہ قرآن مجید کا حکم، کاتبین وحی کی تعداد اور مشہور کاتبین وحی کے اسماء گرامی نقل کئے گئے ہیں اس کے بعد انزل القرآن علی سبعۃ احرف کی جامع اور مختار تشریح ذکر کی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر مسائل مستنبطہ کے عنوان سے احادیث سے مستنبط مسائل فقہیہ کو ذکر کیا ہے، اس کے بعد کتاب ا لنکاح میں نکاح کا لغوی معنی اصطلاحی معنی، ارکان نکاح، شرائط نکاح، مراتب نکاح، فوائد نکاح، مستحبات نکاح، تعدد ازواج کے مسئلہ کو بیان کیا ہے تاہم تعدد ازواج کے مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ کتاب التفسیر حصہ اول الخیر الساری ج7، ص267 پر بیان کیا گیا ہے، نیز حالت احرام میں نکاح کے مسئلہ کو اس جلد میں کافی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد رضاعت کے ابواب میں رضاعت کی مدت اور اس میں اختلاف اور نکاح شغار اور آج کل معروف وٹہ سٹہ کے نکاح کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے، اس کے بعد نکاح مؤقت کی اقسام اور ان کا حکم اور نکاح متعہ کی تعریف اس کا حکم اور روافض کے موقف اور ان کے دلائل اور ان کے جوابات دیئے ہیں، نیز مہر کے متعلقہ اختلافی مسائل اور مہر فاطمی کی تفصیل کو بیان کیا ہے، کتاب الطلاق میں طلاق کی لغوی اصطلاحی تعریف مسئلہ حق طلاق عدت کے احکام اور مسئلہ طلاق ثلاثہ، خلع اور طلاق میں فرق خلع اور ایلاء کے احکام، مفقود الخبر شوہر کے احکام کے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے، آخر میں کتاب النفقات میں نفقہ کی شرعی حیثیت، نفقہ کی مقدار اور معسر کے لیے نفقہ کا حکم بیان کیا ہے۔

جلد دہم کا تعارف

یہ جلد 703 صفحات، 190 ابواب، 463 احادیث کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں صحیح بخاری کی کتاب المغازی کی احادیث مبارکہ کی

تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب المغازی کو شروع کرنے سے قبل 27 صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ کتاب المغازی لکھا گیا ہے جس میں مغازی کے متعلق حالات حاضرہ کے حوالہ سے اہم موضوعات پر بات کی ہے۔اس کے بعد صحیح بخاری کے کتاب المغازی کی تشریح کرتے ہوئے تعداد غزوات، تعداد بدریین میں اختلاف ورفع تعارض، مسئلہ سماع موتی، مسئلہ توریث انبیاء، حضور کی سواریاں، قصہ افک، قصہ عمرۃ القضاء، حجۃالوداع، کسریٰ وقیصر کی طرف نبی کریمﷺ کے خطوط، مسئلہ امارۃ امرأۃ، خلفاءاربعہ کا مرتبہ، وفات النبی، مسئلہ حیات النبی، جیش حضرت اسامہ کی روانگی کا مکمل واقعہ جیسے اہم موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

جلد یازدہم کا تعارف

یہ جلد 544 صفحات پر مشتمل ہے، اس میں کتاب الاذان کے 165 ابواب کی 259 احادیث کتاب الجمعہ کے 60 ابواب کی 64 احادیث اور ابواب صلاۃ الخوف کے 5 ابواب کی 6 احادیث کتاب العیدین کے 27 ابواب کی 34 احادیث ابواب الوتر کے 7 ابواب کی 13 احادیث (کل 244 ابواب اور 378 احادیث) کی تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ گیارہویں اور بارہویں جلد کمپوزنگ کے مراحل سے گزر کر طباعت کے مراحل میں تھی کہ مولانا محمد صدیق کو مرض الوفات کا عارضہ پیش آیا جو داعی اجل کو لبیک کہنے اور دار الفناء سے دار البقاء کی طرف کوچ کرنے کا ظاہری سبب بنا۔ تاہم شیخ الحدیث کی وصیت کے مطابق مولانا محمد خورشید (مدرس جامعہ خیر المدارس) اور مولانا اختر رسول الخیر الساری کی تکمیل میں مصروف ہیں، چنانچہ گیارہویں جلد شوال 2016 میں پہلی بار طبع ہوئی۔

اس جلد میں اولا بدء الاذان کے واقعہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد تعداد کلمات اذان، ترجیع اور تربیع کے متعلق مذاہب ائمہ اربعہ، تعداد کلمات اقامت، کلمات اقامت مثنی مثنی کے دلائل اور ترجیع الاذان، جمعہ کی اذان ثانی کے جواب دینے کا حکم، کھانے یا نماز کی تقدیم کے متعلق ائمہ کے اختلاف، نماز تراویح کی حیثیت وتعداد رکعات تراویح نیز رفع یدین، قرآت خلف الامام، آمین بالجہر اور نماز جمعہ کے متعلق دیگر مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ اس جلد میں جمعہ فی القری کے متعلق بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے اس کے بعد صلاۃ الخوف کے متعلق کو بحث تفصیلا پیش کیا گیا ہے، بعد ازاں کتاب العیدین میں عید اور قربانی کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے آخر میں ابواب الوتر میں وتر اور قنوت وتر کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کا منہج

شیخ الحدیث نے اپنی شرح میں جو منہج اختیار کیا ہے وہ درج ذیل نکات پر مشتمل ہے:

1۔ بالاستیعاب تحت العبارت ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔

2۔ حسب ضرورت حاشیہ میں مکمل حدیث نقل کی ہے۔

جیسے صفحہ نمبر 357 حدیث ویل للاعقاب من النار کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

عن عبد الله بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللهﷺ من مكه الى المدينة حتى اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصرفتوضأواوهم عجال فانتهينا اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول اللهﷺويل للاعقاب من النار[7]

3۔دو بابوں کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہیں:

مثلاباب المضمضة فی الوضوء قاله ابن عباس وعبدااللهبن زید عن النبیﷺ کوذکر کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

والمناسبة بین البابین:من حدیث ان کلا منهما مشتمل علی حکم من احکام الوضؤ قاله ابن عباس هذاتعلیق منه ای من البخاری ولکنه اخرج حدیث ابن عباس موصولا فی باب غسل الوجه بالیدین[8]

4۔مشکل الفاظ کا اعراب ضبط کرتے ہیں: مثلالفظ مطہرہ کے اعراب کو ضبط کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

" المطهرة۔بکسرالمیم وفتحهاوالفتح اولیٰ "[9]

5۔راوۃِ حدیث کے احوال پر مختصر روشنی ڈالتے ہیں: جیسے صحیح بخاری کی پہلی حدیث ذکر کرنے کے بعد رواۃ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"الحمیدی:... حمیدی حضرت امام بخاری کے استاد محترم ہیں۔حمیدی دادا کی طرف نسبت ہے انکانام نامی عبداللہ بن زبیر ہے 219ھ میں وفات ہوئی ہے۔سعید حمیدی بھی معروف ہیں اور یہ مکی ہیں۔

6۔عام طور پر راوی (صحابی) کی کل مرویات کو آشکارا کیا ہے۔

مثلاحضرت عمران بن حصین کے حالات میں لکھتے کہ " آپ کی مرویات کی تعداد180ہے"[10]

حضرت ابن عباس کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں"ابن عباس کی کل مرویات1660ہیں"

7۔کنیت ولقب سے مشہور ہونے والے صحابہ کرام اور تابعین کے اسمائے گرامی لکھے ہیں اور جن کے نام ذکر کیے گئے ہوں ان کی کنیتیں ذکر کرتے ہیں:

مثلاحضرت عمران بن حصین کے حالات میں لکھتے کہ "آپ کی کنیت ابو نجیر ہے" [11]

ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری"[12]

8۔ہم نام رواۃ کے درمیان فرق کو بیان کرتے ہیں:، مثلاحضرت سفیان کے متعلق لکھتے ہیں:

"سندوں میں عام طور پر دو سفیان ہوتے ہیں ا۔سفیان ثوری ۲۔سفیان بن عیینہ،جب مطلق سفیان ذکر کریں تو مراد سفیان بن عیینہ ہوتے ہیں چونکہ دونوں ثقہ ہیں اس لیے ابہام مضر نہیں ہے یہ مکی تابعی ہیں،"[13]

9۔اختلاف الفاظ کو بیان کرتے ہیں۔یعنی اگر ایک روایت مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہو تو دوسرے الفاظ کی نشاندہی کرتے ہیں۔مثلا انما الاعمال بالنیات کے تحت لکھتے ہیں"یہ حدیث شریف مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

1۔انما الاعمال بالنیات[14]

2۔الاعمال بالنیات[15]

3۔العمل بالنیة[16]

4۔انما الاعمال بالنیة[17]

5۔الاعمال بالنیة"[18]

10۔مکرر لائی جانے والی احادیث کی رقوم الاحادیث اور انظر کے عنوان سے نشان دہی کی ہے: مثلا:

حضرت ابن عباس کے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزارنے والی حدیث کے حاشیہ میں لکھتے ہیں انظر: 183,138,697,698,699,726,728,859,1198,4568,4570,4571,4572,5919,6215,6316,7452, گویا یہ حدیث بخاری میں 17 مقامات پر موجود ہے۔

11۔صرفی ونحوی تحقیق کو بیان کرتے ہیں۔

12۔مشکل عربی عبارات کی تراکیب کو بیان کرتے ہیں۔

13۔بظاہر ہم معنی الفاظ کے درمیان معنوی فرق بیان کرتے ہیں:

جیسے باب بدء الوحی کی پانچویں حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جود اور سخاء کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سخاوت میں سخی کی کوئی غرض ہوتی ہے اور جود میں جواد کی کوئی غرض نہیں ہوتی،[19]

14۔حدیث پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جواب دیتے ہیں اور احادیث میں تطبیق دیتے ہیں۔

15۔ترجمۃ الباب کی غرض بیان کرتے ہیں۔

16۔حدیث کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت ذکر کرتے ہیں۔

17۔مشکل الفاظ کے لغوی معانی بیان کرتے ہیں جیسے لکھتے ہیں۔

18۔کتاب التفسیر میں آیات کا شان نزول بیان کیا ہے۔

19۔کتاب المناقب میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مختصر حالات بیان کرتے ہیں،اور واقعات کے تسلسل کو اشارۃ بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔

20۔مسائل فقہیہ کا استنباط کرتے ہیں اور مسائل مستنبطہ کے عنوان سے مسائل فقہیہ کو ذکر کرتے ہیں: مثلا مشہور حدیث مبارکہ جس میں حضرت موسی علیہ السلام کے ظاہری تین جھوٹوں (توریہ) کا ذکر ہے،اس کو ذکر کرکے فرماتے ہیں:

فسألہ عنھا قال من ھذہ قال اختی[20]

حضرت موسی علیہ السلام سے ان کی بیوی کے متلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔

سے معلوم ہوا کہ اسلامی بھائی کو بھائی کہا جاتا ہے اور اسی طرح اسلامی بہن کو بہن بھی کہا جاسکتا ہے۔

21۔فاخدمھا ھاجر سے معلوم ہوا کہ ظالم بادشاہ کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے"[21]

اہم مسائل کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں مثلا مسئلہ عصمت انبیاء، مسئلہ مشاجرات صحابہ، حدیث قرطاس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ہونے والے اشکالات کے تفصیلی جوابات دیے ہیں۔

22۔امام بخاری کے علاوہ اگر دوسرے محدثین نے اس حدیث کو نقل کیا ہوتا ہے تو اس کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔

23۔اشکال کا عنوان دے کر حدیث میں موجود ظاہری تعارض کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

24۔ حضرت شیخ الحدیث نے اپنی شرح میں سب سے زیادہ استفادہ علامہ عینی کی شرح عمدۃ القاری سے کیا ہے چنانچہ جگہ جگہ علامہ عینی کا حوالہ دیتے ہیں۔

25۔ بعض مقامات پر بیاضِ صدیقی کا حوالہ لکھا ہے اس سے مراد حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وہ تقریر ہے جسے حضرت شیخ الحدیث نے اپنے استاذ مولانا خیر محمد صاحب سے بخاری شریف پڑھنے کے زمانہ میں لکھا تھا۔

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کے مآخذ و مراجع

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے اپنی شرح بخاری میں کبار علماء کی مؤلفات سے استفادہ کیا ہے جن کا ہم مرحلہ وار تذکرہ کرتے ہیں۔

کتب تفسیر

القرآن الکریم المعروف تفسیر ابن کثیر، لاسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی

شیخ الحدیث نے بہت سے مقامات پر تفسیر ابن کثیر کی طرف رجوع کیا ہے اور ان کے کلام سے استشہاد کیا ہے۔ مثلاً

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَہُمْ ۔ وَہُمْ لَہُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ[22]

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ بت قیامت کے دن حاضر کئے جائیں گے ان کے عابدین کے حساب کے وقت بتوں کو سامنے لایا جائے گا تاکہ ان کی مزید رسوائی ہو اور ان پر حجت قائم ہو جائے''[23]

علامہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر ج3 ص593 پر یہی ذکر کیا جس کا ترجمہ مولانا محمد صدیق نے من و عن نقل کر دیا ہے۔[24]

انوار التنزیل و اسرار التاویل (تفسیر البیضاوی)، لناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی

شیخ الحدیث نے متعدد مقامات پر تفسیر بیضاوی سے استفادہ کیا ہے مثلاحتی اذا فزع عن قلوبھم[25] الخ کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں:

'' قاضی بیضاوی نے فرمایا کہ قلوبھم کی ضمیر شافعین کی طرف لوٹتی ہے جو کہ مفہوم کلام کی غایت ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ شفاعت کی درخواست کے بعد انتظار کریں گے اور جب اذنِ شفاعت میں دیر ہو گی اور توقف ہو گا تو گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب اذن کی وجہ سے شفاعت کرنے والے اور مشفوع بالاذن کے دل سے گھبراہٹ نکل جائے گی تو ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا کہا تو کہیں گے کہ حق بات کہی یعنی شفاعت کی اجازت دے دی۔ یا قلوبھم کی ضمیر ملائکۃ کی طرف لوٹتی ہے جن کا ضمناً ذکر گزر چکا یعنی وحی کے سننے کے وقت میں ملائکہ پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے جب گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا ؟ تو مقرب فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے رب نے قول حق کہا اور روایت الباب اسی معنی ثانی کی تائید کرتی ہے'[26]

مولانا محمد صدیق نے تفسیر بیضاوی ج4 ص264 سے یہ اقتباس انہی الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔[27]

تفسیر مجاہد، لابی الحجاج مجاہد بن جبیر التابعی المخزومی

شیخ الحدیث نے تفسیر مجاہد سے بھی مختلف مقامات پر استفادہ کیا ہے مثلامایملکون من قطمیر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ تشبیہ ہے قلت میں یعنی وہ کسی بھی چیز کے مالک نہیں۔ اور بعض نے کہا کہ قطمیر کھجور کی گٹھلی پر جو نقطہ ہوتا ہے اسے کہتے ہیں۔ مجاہد نے

قطمیر کی تفسیر کھجور کی گٹھلی کی جھلی سے کی ہے"[28]

اس مقام پر بھی شیخ الحدیث نے تفسیر مجاہد ص557 سے بعینہ عبارت کا ترجمہ نقل کیا ہے۔[29]

مدارک التنزیل وحقائق التاویل (تفسیر النسفی) للنسفی، ابوالبرکات عبداللہ بن احمد

حضرت شیخ الحدیث نے مختلف مقامات پر صحیح بخاری کتاب التفسیر کی تشریح میں تفسیر مدارک سے بھی استفادہ کیا ہے۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ [30]

کی تفسیر میں تفسیر مدارک کے حوالے سے فرماتے ہیں:

1۔" یعنی وہ بت جس کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں وہ ان کی دعا قبول نہیں کر سکتا۔ لہ ضمیر کا مرجع وثن ہے۔

2۔اور جو معبودِ حق ہوتا ہے وہ بندوں کو اپنی طاعت کی طرف بلاتا ہے اور ربوبیت کا دعویٰ کرتا ہے اور جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ خود اپنی عبادت کے لیے نہیں بلاتا اور نہ ہی ربوبیت کا دعویٰ کرتا ہے"[31]

اس مقام پر بھی مولانا محمد صدیق نے تفسیر مدارک ج3 ص98 اور ج3 ص313 کی عبارات کا من وعن ترجمہ نقل کیا ہے۔[32]

الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل الزمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو جاراللہ

مولانا محمد صدیق نے اپنی درس بخاری میں تفسیر کشاف سے بھی بہت استفادہ کیا ہے، اور جگہ جگہ کتاب التفسیر میں اس کے حوالے ذکر کیے مثلاً:

وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ۔۔۔الخ [33]

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قیلہ:... اس کی قرأت نصب کے ساتھ ہے یا جر کے ساتھ۔ جب جر کے ساتھ ہو تو علامہ زمخشری نے فرمایا کہ واو قسمیہ ہے یا عطف ہوگا ما قبل میں الساعۃ پر معنی یہ ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کا بھی علم ہے اور رسول کے اس کہنے کا بھی علم ہے۔ اور جب نصب کے ساتھ تو یہ مفعول مطلق ہوگا فعل محذوف قال کا یا مفعول بہ ہوگا فعل محذوف یعلمون کا"۔[34]

تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، لعبداللہ ابن عباس جمعہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی

تفسیر ابن عباس سے بھی شیخ الحدیث نے متعدد مقامات پر استفادہ کیا ہے۔ مثلا

وَلَوْلَآ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔۔۔الخ [35]

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ابن عباس نے ولولا ان یکون الناس امة واحدة الخ کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ اگر یہ بات (خطرہ) نہ ہوتی کہ یہ کافر سب لوگوں کو کافر بناڈالیں گے میں کافروں کے گھروں کی چھتیں اور زینے چاندی کے بنا دیتا۔ معارج کا معنی زینے اور چاندی کے تخت کے ہیں"[36]

اس مقام پر مولانا محمد صدیق نے تفسیر ابن عباس ص413 سے من وعن ترجمہ نقل کیا ہے۔[37]

الجامع لأحکام القرآن المعروف تفسیر القرطبی لابی عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الخزرجی القرطبی

شیخ الحدیث نے تفسیر قرطبی سے بھی مختلف مقامات پر اقتباسات لیے ہیں۔ مثلا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْ۔۔۔الخ [38]

کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"ان يختيرازواجه: ...اختیار کے دو معنی لیے گئے ہیں۔

1۔دنیااور آخرت میں اختیار دیا گیا کہ دنیا کو اختیار کرلو یا آخرت کو اختیار کرلو۔

2۔نبی کے گھر رہنے کو پسند کرلو یا طلاق کو پسند کرلو۔

ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو جمع مان لیا جائے تو وہ بہتر ہے کیونکہ دونوں لازم ملزوم ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کو اختیار دیا گیا کہ دنیا کو اختیار کرکے طلاق لے لیں یا آخرت کو اختیار کرکے نبی کے گھر رہیں"[39]

مفاتیح الغیب، التفسیر الکبیر لابی عبداللہ محمد بن عمر فخر الدین الرازی

شیخ الحدیث نے تفسیر کبیر سے بعض مقامات پر استفادہ کیا ہے مثلاامام رازی کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

معوذتین کے متعلق بعض لوگ حضرت ابن مسعود کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ معوذتین اور فاتحہ قرآن مجید کا حصہ نہیں ہے اس کے جوابات دیتے ہوئے امام رازی کا حوالہ بھی دیا ہے۔چنانچہ فرماتے ہیں:

قال الرازی الاغلب علی الظن ان هذا النقل عن ابن مسعود کذب باطل[40]

کتب حدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے اپنی درس بخاری میں صحیح بخاری کے علاوہ جن کتب احادیث سے استفادہ کیا ہے اور ان سے احادیث نقل کرکے اپنی شرح بخاری میں بطور استدلال پیش کی ہیں ان کتب احادیث کے صرف اسماء پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

المسند الصحيح المختصربنقل العدل عن العدل الى رسول اللهﷺ(الصحيح المسلم)،جامع الترمذی،سنن ابی داؤد، المستدرک علی الصحیحین،مجمع الزوائدومنبع الفرائد،السنن الکبری،مسند الدارمی المعروف بسنن الدارمی،الجامع الصغيرالشيبانی،مسنداحمدبن حنبل،المعجم الكبيرللطبرانی،شرح معانی الآثار،مشكوٰة المصابيح،الكتاب المصنف فی الاحاديث والآثار(مصنف ابن ابی شيبه)،سنن الدارقطنی الدارقطنی،شعب الايمان،كتاب الآثار،(ابويوسف)،مؤطا امام محمد۔

شروحات حدیث

فتح الباری شرح صحیح البخاری،عمدة القاری شرح صحیح البخاری،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقی السخاوی،الكواكب الدراری فی شرح صحيح البخاری المعروف شرح الكرمانی علی البخاری،فيض الباری شرح صحيح البخاری،شرح الزرقانی علی المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه الزرقانی،المسوی من احاديث المؤطا،اوجزالمسالک شرح مؤطاامام مالک،فتح الملهم،بشرح الصحيح الامام المسلم،تقريربخاری،الكوكب الدری علی جامع الترمذی، انوارالباری، الابواب والتراجم۔

اصول حدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے اپنی درس بخاری میں جن کتب اصول حدیث سے استفادہ کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

الکفایه فی علم الروایه،شرح نخبة الفکر فی مصطلحات اهل الاثر،خیرالاصول فی حدیث الرسول۔

فقہ

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے مسائل فقہیہ کو بیان کرتے ہوئے جن کتابوں کی طرف مراجعت کی ہے ان کے نام اور ان کے مصنفین کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

المبسوط لسرخسی،بدائع الصنائع فی ترتیب الشرئع،البحرالرئق شرح کنز الدقائق،الہدایه فی شرح بدایة المبتدی،رد المحتارعلی الدرالمختار،فتح القدیر۔

اصول فقہ

الخیر الساری میں جن کتب اصول فقہ سے مدد لی گئی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

الرسالہ:الشافعی، اصول الشاشی،نورا لانوارشرح رسالة المنار۔

اسماءالرجال

الخیر الساری میں جن کتب اسماءالرجال سے مدد لی گئی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

الاصابةفی تمییزالصحابة،الطبقات الکبری المعروف طبقات ابن سعد،تذکرة الحفاظ،الذہبی۔

الخیر الساری فی تشریحات البخاری اور اس کے مآخذ و مراجع کا تنقیدی جائزہ

الخیر الساری فی تشریحات البخاری مجموعی اعتبار سے بہت ہی جامع شرح ہے،اس کا مطالعہ بہت سی شروحات کا مطالعہ کرنے سے بے نیاز کر دیتا ہے، بڑی بڑی شروحات کا نچوڑ چند الفاظ میں مل جاتا ہے جو کہ شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کے 37سالہ مطالعہ وتدریس کا خلاصہ ہے۔تاہم شرح میں اب بھی کچھ باتیں قابل اصلاح ہیں جن کی اصلاح کر کے اس شرح کو مزید بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ذیل میں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

1۔ تخریج کرتے ہوئے بعض مقامات پر مصادر اصلیہ کی طرف رجوع نہیں کیا گیا بلکہ مصادر ثانویہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔مثلاً باب فی الوضوء ماجاء فی قول الله تعالیٰ

اذا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْاوجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ[41] میں لکھتے ہیں:

"محمد ابن اسحاق اپنی سیرت کی کتاب میں لکھتے ہیں جس کو علامہ ابن حجر جو شافعی ہیں نے حسن قرار دیا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے سورة قلم کی آیتیں پڑھائیں تو اسی وقت نماز اور وضوء کا طریقہ سکھلا دیا تھا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ ابتدائے وضوء ابتدائے نبوت کے وقت ہوا تھا،اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد نیچے حاشیہ میں حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بیاض صدیقی ص205"[42] اب بیاض صدیقی جو کہ مولانا خیر محمد جالندہری کی تقریر ہے جس کو مولانا محمد صدیق نے قلمبند کیا ہے اس کی بجائے سیرت ابن اسحاق کا ہی حوالہ دینا چاہئے تھا۔

2۔ بعض مقامات پر بالکل کسی کتاب کا حوالہ دیا ہی نہیں گیا: مثلاً وضو کے باب میں ہی فرماتے ہیں:

"علامہ ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے کہ ابتداءِ نبوت سے ہی کوئی نماز آپ ﷺ نے بغیر وضوء کے نہیں پڑھی۔"

اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔[43]

دوسرے مقام پر غسل رجل یا مسح رجل میں اختلاف کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"غسلِ ارجل پر اجماع ہے"۔

1۔ امام طحاوی حضرت عطاء سے اجماع نقل کرتے ہیں ان سے کسی نے پوچھا ہل بلغک من احد من اصحاب النبیﷺانه مسح علی القدمین قال لالهذا اجماع ثابت ہوا۔

2۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بھی اجماع نقل کیا ہے۔

سعید بن منصور سے روایت ہے اجتمع اصحاب النبیﷺعلی غسل القدمین"

ان تینوں اقتباسات کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

3۔ بعض ایسے مقامات جہاں متون حدیث کا حوالہ آنا چاہیے وہاں شروح حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے: مثلاً ایک وضو کے ساتھ متعدد نمازیں پڑھنے کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ:

"حضرت انس سے مروی ہے **کنا نصلی الصلوٰتِ کلها بوضوءٍ واحد مالم نحدث** "

اس کا حوالہ دیتے ہوئے حاشیہ نمبر چار پر عینی کا حوالہ نقل کیا ہے۔[44] جب کہ متون میں جہاں یہ حدیث منقول ہے اس کا حوالہ دینا چاہیے۔

4۔ حوالہ نقل کرتے ہوئے تحقیق کے جدید اصولوں کو مد نظر نہیں رکھا گیا صرف کتاب کا نام جلد نمبر اور صفحہ نمبر بتانے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ جب کہ مصنف کا نام، مکتبہ کا نام، سن اشاعت، طبع نمبر بھی لکھنا چاہیے تھا۔ اس کی مثال میں مندرجہ بالا حوالہ جات کو دیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ وضو میں اعضاء وضو کو تین دفعہ سے زیادہ دفعہ دھونا کیسا ہے؟ تحریر فرماتے ہیں:

وقال بعض الشارحین قول البخاری هذا اشارة الی نقل الاجماع علی منع الزیادة علی الثلاث قلت وفیه

نظرفان الشافعی قال فی الام لا احب الزیادة علیها فان زاد لم اکره ان شاء الله تعالیٰ [45]

یقیناً اتنا حوالہ دینا ناکافی ہے۔

5۔ مصادر اصلیہ کا حوالہ دیتے ہوئے بھی اصل عربی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ مثلاً نواقض وضو کے باب میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضر موت کے باشندے نے حضرت ابوہریرہ سے حدیث کے متعلق استفسار کیا تو حضرت ابوہریرہ نے جواباً فرمایا حدث فساء اور ضراط ہے۔ کیا حدث یہی دو چیزیں ہیں؟"[46]

اس مقام پر حدیث کی عربی عبارت نقل نہیں کی گئی۔

6۔ بعض مقامات پر حاشیہ نمبر ڈالا گیا ہے لیکن نیچے اس سے متعلقہ حاشیہ نہیں دیا گیا معلوم نہیں سہواً ایسے ہوا یا حوالہ نہ ملنے کی وجہ سے عمداً اس کو چھوڑ دیا گیا مثلاً وضو کے باب میں اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ مرفق ید میں (غایت مغیا میں) داخل ہے یا نہیں فرماتے ہیں؟

اس میں ائمہ کا اختلاف ہے:

فقال زفرالغاية لاتدخل تحت المغياواراد با لغاية الحد وبا لمغيا المحد ود۔[47]

اس حاشیہ نمبر 4 کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

7۔ مولانا محمد صدیق نے الخیر الساری کو مرتب کرتے وقت صحیح بخاری کے جس حصہ کی شرح کی اہل علم کی طرف سے پر زور فرمائش پائی گئی کہ اس حصہ کو پہلے مکمل کر کے شائع کر دیں۔ جس کی وجہ سے صحیح بخاری کی شروع والی ابحاث آخر میں اور آخر والی ابحاث شروع میں آگئی ہیں اور جلد نمبر کو ضبط کرنے میں خاصا خلل آیا ہے۔ نئے قاری کو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس جلد کا نمبر کون سا ہے نیز ہر جلد پر اگرچہ وہ بغیر ترتیب کے ہو اس پر جلد نمبر بھی نہیں لکھا گیا اس لیے حوالہ دینے میں کافی مشقت محسوس ہوتی ہے۔

8۔ اکثر مقامات پر تقریر بخاری اور کتاب التفسیر میں تفسیر عثمانی کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ تقریر بخاری اور تفسیر عثمانی ماخذ کا درجہ نہیں رکھتیں۔

9۔ الخیر الساری میں رواۃ حدیث کے حالات پر روشنی انتہائی اختصار کے ساتھ ڈالی گئی ہے حتی کہ کئی رواۃ کے صرف نام اور والد کے نام بتانے پر اکتفاء کیا گیا ہے، نیز رواۃ کے متعلق ماہرین علماء اسماء الرجال کی آراء کو بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ان کی نظر میں وہ روای ثقہ ہے یا ضعیف ہے۔ ان باتوں پر غور کر کے الخیر الساری کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

شرح میں جن چیزوں کی کمی محسوس کی گئی ان کی نشاندہی کی گئی۔ مثلا مسائل جدیدہ کو بیان کرنے میں تغافل برتا گیا اور مستشرقین کے اعتراضات اور حالات حاضرہ کو مد نظر رکھ کر شرح نہیں کی گئی جس کی وجہ سے شرح کی افادیت مخصوص افراد کے لیے رہ گئی۔

حواشی و حوالہ جات

[1] مولانا محمد صدیق، **عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں**، ماہنامہ وفاق المدارس، (ملتان: مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ، شمارہ جمادی الثانی، 1437ھ)، ص20۔

[2] آفتاب احمد، **خیر السوانح**، (ملتان: ادارہ خیر المعارف، طبع اوّل، 1427ھ)، ص405۔

[3] مولانا محمد صدیق، **عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں**، ص20۔

[4] ابو عمار فیاض احمد عثمانی، **رفتید ولے نہ از دل ما**، مشمولہ ماہنامہ الخیر، (ملتان: خیر المدارس، شمارہ شوال تا محرم)، ص16۔

[5] مولانا میمون احمد جالندھری، **میرے شیخ و مربی، میرے والدؒ**، مشمولہ ماہنامہ الخیر، ص110۔

[6] **ایضاً** ص110-111۔

[7] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 1437ھ)، رقم الحدیث:5۔

[8] مولانا محمد صدیق، **الخیر الساری فی تشریحات البخاری**، (ملتان: مکتبہ امدادیہ طبع ثالث 1431)، ج1، ص159۔

[9] **ایضاً**۔

[10] **ایضاً** ج2، ص245۔

[11] **ایضاً** ج4، ص138۔

[12] **ایضاً** ج2، ص245۔

[13] **ایضاً** ج4، ص138۔

[14] البخاری، **الجامع الصحیح**، رقم الحدیث:1۔

[15] محمد بن حبان بن احمد بن حبان، **الصحیح ابن حبان**، (بیروت: موسسة الرسالہ، طبع اول 1408ھ)، رقم الحدیث:388۔

[16] البخاری، **الجامع الصحیح**، رقم الحدیث:7050۔

[17] **ایضاً** رقم الحدیث:6689۔

[18] **ایضاً** رقم الحدث:45۔

[19] **ایضاً** ج5، ص257۔

[20] **ایضاً** رقم الحدیث:3357۔

[21] مولانا محمد صدیق، **الخیر الساری**، ج4، ص137۔

[22] القرآن الکریم 36:57۔

[23] اسماعیل بن عمربن ابن کثیر، **تفسیرالقرآن الکریم (تفسیرابن کثیر)**، (بیروت: دارالکتب العلمیہ طبع اول، 1914)، ج3، ص359۔

[24] مولانا محمد صدیق، **الخیر الساری**، ج8، ص329۔

[25] القرآن الکریم 36:23۔

[26] عبداللہ بن عمر، **انوار التنزیل واسرار التاویل (تفسیرالبیضاوی)**، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ اردوبازار)، ج4، ص246۔

[27] مولانا محمد صدیق، **الخیر الساری**، ج8، ص728۔

[28] مجاہد بن جبیر التابعی المخزومی،**تفسیر مجاہد**،(مصر:دارالفکرالاسلامی،طبع اول1401)،ص557۔

[29] مولانا محمد صدیق،***الخیر الساری***،ج8، ص289۔

[30] القرن الکریم 43:4۔

[31] عبد اللہ بن احمد،**مدارک التنزیل وحقائق التأویل**،(تفسیرالنسفی)،(بیروت:دارالکلم الطیب طبع اول1419ھ)، ج3،ص 213/98۔

[32] مولانا محمد صدیق،***الخیر الساری***،ج8، ص323۔

[33] القرآن الکریم 43:88۔

[34] محمود بن عمرو جار اللہ الزمخشری،**الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل**،(بیروت:دارالکتاب العربی،طبع ثالث1407ھ)، ج4، ص268-

[35] القرآن الکریم 43:33۔

[36] محمد بن یعقوب فیروز آبادی،**تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس**،(لبنان:دارالکتب العلمیه)،ص413۔

[37] مولانا محمد صدیق،***الخیر الساری***،ج8،ص342۔

[38] القرآن الکریم 33:26۔

[39] محمد بن احمدبن ابی بکرالقرطبی،**الجامع لأحکام القرآن**،(،القاہرہ:دارالکتب المصریه،طبع ثانی1438)، ج14،ص161۔

[40] ابو عبداللہ محمد بن عمر فخر الدین الرازی،**مفاتیح الغیب،التفسیرالکبیر**، ج32،ص266۔

[41] القرآن الکریم 5:6۔

[42] مولانا محمد صدیق،***الخیر الساری***،ج2، ص20۔

[43] ***ایضاً*** ص25۔

[44] ***ایضاً*** ص35۔

[45] ***ایضاً*** ص43۔

[46] مولانا محمد صدیق،***الخیر الساری***،ج2، ص49۔

[47] ***ایضاً*** ص26۔